بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر ۲۹

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۴ | ۲۲ ماہ ظہور ۱۳۲۵ ہش | ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ | ۲۲ اگست ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۹۶

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۱ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج چھ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے فالحمد للہ

بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۲۱ ماہ ظہور۔ حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آج صبح مسجد اقصےٰ میں مکرم ڈاکٹر منظور احمد صاحب نے تعلیم القرآن کلاس میں تبلیغ کے

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کی ترقی کے دن قریب سے قریب تر آرہے ہیں

ہماری قربانیوں کو ہر رنگ میں دوسری دنیا کی قربانیوں پر فوقیت حاصل ہونی چاہیئے

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۹ اگست ۱۹۴۶ء بمقام بیت الفضل ڈلہوزی

مرتبہ:۔ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں یہ تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ جماعت اپنے فرائض کو قطعاً ادا نہیں کر رہی۔ مگر یہ ضرور کہنا پڑتا ہے۔ کہ

اپنے مقصد کی اہمیت

کے مطابق ہماری جماعت کی کوشش پوری نہیں اترتی۔ اسلام پر ایک ہزار سال سے تنزل اور انحطاط کی حالت جاری ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم الفیج الاعوج کہ سب سے خیر کا زمانہ میرا زمانہ ہے پھر دوسری صدی پھر تیسری صدی اسکے بعد تاریکی اور ظلمت کا زمانہ ہوگا۔ جیسا

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ یُدبّر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون کہ اللہ تعالےٰ ایک امر کی آسمان سے تدبیر کرے گا۔ اور زمین پر اس کی اشاعت ہوگی۔ اس جگہ

امر سے مراد

اسلام ہے۔ ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون۔ پھر ترقی کے بعد اسلام ہزار سال میں آسمان کی طرف اٹھنا شروع ہو جائے گا۔ آسمان سے مراد ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف

چڑھنا شروع ہوگا۔ اس میں یہ بتایا کہ چونکہ یہ دین اللہ تعالےٰ کا قائم کردہ ہے۔ اس لئے اسی کی طرف چڑھیگا اگر یہ انسانوں کا بنایا ہوا دین ہوتا تو وہ انسانوں کی طرف لوٹتا۔ ثم یعرج الیہ کہ اللہ تعالےٰ ایک ایک کرکے اپنے احکام واپس لے لیگا۔ اور

اسلام کی ترقی

اور اسلام کا غلبہ تین سو سال کے بعد رک جائے گا۔ اور مسلمان اسلام پر عمل کرنا چھوڑ دینگے۔ پہلا تین سو سال خیر کا زمانہ اور ہزار سال یہ سب ملکر تیرہ سو سال کا زمانہ بنتا ہے۔ اور آج اسلام پر چودھویں صدی نصف سے اوپر گزر رہی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ

پونے گیارہ سو سال

اسلام کا تنزل کا زمانہ ہو گیا اسلام کی یہ کمزوری کوئی معمولی کمزوری نہیں اور یہ تکلیف کوئی معمولی تکلیف نہیں انسان ایک دن کی تکلیف نہیں برداشت کر سکتا دو دن کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا۔ اور ایک مہینہ یا چند مہینے یا ایک سال کی تکلیف تو اس پر بار گراں بن جاتی ہے جس کی برداشت کے قابل وہ اپنے آپ کو نہیں پاتا۔ اور اگر پانچ دس سال کی تکلیف ہو۔ تو اس پر دشمن کو بھی رحم آجاتا ہے

لیکن کیا یہ

گیارہ سو سال کا تنزل

جو اسلام کو ہر قدم پیچھے کی طرف لے جا رہا ہے۔ اور کیا اتنی لمبی کمزوری اور اتنی لمبی تکلیف ایسی نہیں جس سے اپنوں کے دلوں میں اسلام کے لئے رحم پیدا ہو۔ اور وہ اسلام کی اس حالت کو دیکھ کر اپنی غفلت اور سستی کو ترک کر دیں۔ اور اس کی کمزوری اور تکلیف کو دور کرنے کے لئے بیدار ہونے اور مقابلہ کرنے کی ضرورت کو محسوس کریں۔ بے شک یہ درست ہے کہ باقی

مذہبی جماعتوں میں سے

کوئی اور جماعت ایسی نہیں۔ جو دین کی خاطر اتنی قربانی کرتی ہو۔ جتنی قربانی ہماری جماعت کرتی ہے۔ اور اس بات کا دوسرے لوگوں کو بھی اعتراف ہے۔ کہ اگر آج کوئی جماعت دین کی خاطر قربانیاں کرتی ہے۔ تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے لیکن اگر قربانی کے سارے پہلوؤں کو مدنظر رکھا جائے۔ تو بحیثیت مجموعی جماعت کی قربانیوں کو عظیم الشان قربانیاں نہیں کہا جا سکتا۔ یہاں زید اور بکر کا سوال نہیں۔ سوال تو جماعت کا ہے کہ جماعت نے کس حد تک اپنی ذمہ واریوں کو سمجھا ہے۔ اور اسکے لئے کس حد تک تیاری کی ہے۔ فرض کرو کسی شخص کے سامنے

ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا اور دفتر الفضل سے شائع کیا

کھانا پکانے کا سوال درپیش ہے۔ اب اس کے لئے آٹے کی بھی ضرورت ہے۔ اگر سالن پکانا چاہیں تو کسی سبزی یا دال کی بھی ضرورت ہے نمک اور مرچ کی بھی ضرورت ہے۔ لکڑیوں کی بھی ضرورت ہے۔ چولہے کی بھی ضرورت ہے۔ ہنڈیا کی بھی ضرورت ہے۔ توے کی بھی ضرورت ہے۔ اور پھکنی کی بھی ضرورت ہے۔ جب تک یہ تمام اشیا مہیا نہ ہوں کھانا تیار نہیں ہو سکتا۔ اب ایک شخص ایسا ہے۔ جس نے ان چیزوں میں سے کچھ بھی جمع نہیں کیا۔ ایک اور شخص ہے۔ جس کے پاس صرف پھکنی ہے۔ نہ چولہا ہے نہ لکڑیاں ہیں۔ اور نہ ہی باقی سامان ہے۔ کہ وہ لکڑیوں کو جلا کر کھانا تیار کر سکے ایسے شخص کو خالی پھکنی کیا کام دے گی۔ ایک اور شخص ہے۔ جس کے پاس پھکنی بھی ہے۔ لکڑیاں بھی ہیں۔ لیکن نہ اس کے پاس چولہا ہے۔ نہ توا ہے۔ نہ دیگچی ہے۔ ایسا شخص بھی کھانا تیار نہیں کر سکتا۔ ایک اور شخص ہے۔ جس نے آٹے کا بھی انتظام کر لیا ہے۔ پھکنی کا بھی انتظام کر لیا ہے۔ اس کے پاس لکڑیاں بھی ہیں۔ اور اس کے پاس چولہا بھی ہے۔ لیکن اس کے پاس ہنڈیا اور توا نہیں۔ تو ایسا شخص بھی کھانا نہیں تیار کر سکتا۔ حالانکہ اس نے بہت سی چیزیں جمع کر لی ہیں۔ یہ سب اشخاص ایک دوسرے سے نسبتاً اچھے ہیں۔ اور جتنا کسی نے سامان جمع کیا ہے۔ اس کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ

کامیابی کے زیادہ قریب

ہے۔ لیکن کامیاب ہونے کے لئے اسے ابھی کئی اور چیزوں کی ضرورت ہے۔ پس یہ درست ہے۔ کہ ہماری جماعت کی جدوجہد دوسری جماعتوں سے بہت زیادہ ہے۔ اور نہ ہندوؤں میں سے اور نہ عیسائیوں میں سے اور نہ مسلمانوں میں سے کوئی فرقہ ایسا ہے۔ جو مذہب کی خاطر ایسی قربانی کرتا ہو۔ جیسی ہماری جماعت کرتی ہے۔ بلکہ بعض حالات میں تو سیاسی جماعتوں سے بھی ہماری جماعت بڑھ گئی ہے۔ لیکن ابھی کلی طور پر ہماری جماعت کو فوقیت حاصل نہیں۔ اور اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ جماعت اپنے

تمام کاموں میں کلی طور پر فوقیت

حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اور یہ کام ہو نہیں سکتا۔ جب تک کہ جماعت کے افراد اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پاگلوں اور دیوانوں کی طرح کوشش نہیں کرتے۔ لوگ ابھی تک ہماری جماعت کو پاگل نہیں کہتے۔ جس دن سے لوگ تمہیں پاگل اور مجنوں کہنا شروع کریں گے۔ تم سمجھو کہ تم اپنے مقصد کے بہت قریب پہنچ گئے ہو۔ لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اور آپ کے ساتھیوں کو عقلمند نہیں کہتے تھے۔ بلکہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو مجنون کے نام سے یاد کرتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ یہ لوگ تیرے متعلق کہتے ہیں

انک لمجنون

کہ تو مجنون ہو گیا ہے۔ اور صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہی مجنون اور پاگل نہیں کہا گیا۔ بلکہ تمام انبیاءؑ کے متعلق لوگ یہی سمجھتے رہتے ہیں۔ کہ ان پر دیو سوار ہے۔ یہ پاگل ہو گئے ہیں۔ اگر کسی نے کہہ دیا۔ کہ پاگل ہو گیا ہے۔ کسی نے کہہ دیا۔ کہ عقل ماری گئی ہے۔ کسی نے مجنون اور دیوانہ نام رکھ دیا۔ ان تمام باتوں کے مفہوم میں کوئی فرق نہیں۔ آخر لوگ ان کو ایسا کیوں کہتے تھے۔ اسکی وجہ یہ تھی۔ کہ ان کے سامنے جو مقصد تھا۔ اس کو حاصل کرنے کے لئے وہ

کسی روک کی پروا

نہیں کرتے تھے۔ اور اس کو حاصل کرنے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتے تھے۔ ان کے سر پھوڑ دیئے گئے۔ ان کا خون بہایا گیا۔ وہ جلا دیئے گئے۔ چیر دیئے گئے۔ تباہ وبرباد کر دیئے گئے۔ لیکن وہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے قدم آگے ہی بڑھاتے گئے۔ ان کو لوگ پاگل اس لئے کہتے تھے۔ کہ دنیا کے عقلمندوں کو ان کی تمام باتیں الٹی نظر آتی تھیں۔ دنیا کے لوگ روپیہ جمع کرتے تھے۔ اور یہ پاگل کہلانے والے اپنے

اموال کو خدا کی راہ میں بکھیرتے

تھے۔ لوگ اپنے آرام کے لئے مال جمع کرتے تھے۔ اور یہ پاگل کہلانے والے ان مالوں کو تقسیم کرتے تھے۔ لوگ اپنے بچوں سے محبت کرتے تھے۔ اور ان کو اپنے سے جدا نہ کرتے تھے۔ لیکن یہ پاگل اور دیوانے خدا کی راہ میں

اپنے بچوں کو قربان

کرتے تھے۔ لوگ سمجھتے تھے۔ کہ چونکہ یہ پاگل ہو گئے ہیں۔ اس لئے ان کو اپنے بچوں سے محبت نہیں رہی۔ لوگ اپنی بیویوں سے جدا نہیں ہونا چاہتے۔ اور یہ پاگل کہلانے والے دین کی تبلیغ کے لئے اپنی بیویوں کو چھوڑ کر تبلیغ دین کے لئے دور دور نکل جاتے تھے۔ لوگ ان کو مارتے اور یہ خدا کی راہ میں ماریں کھاتے۔ اور پھر بھی خوش رہتے۔ غرض تمام وہ باتیں جو عقلمند لوگ اپنے لئے ضروری سمجھتے تھے۔ یہ اس کے خلاف کرتے۔ سیاستدان بھی ان کو پاگل سمجھتے۔ اور تاجر اور زمیندار لوگ بھی ان کو پاگل سمجھتے تھے۔ کیونکہ تاجروں کے نزدیک سب سے اہم بات یہ ہے۔ کہ مال تجارت کی حفاظت کی جائے۔ اور اسے بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ لیکن یہ پاگل کہلانے والے جائیدادوں اور اموال کی پروا نہ کرتے ہوئے وطن سے ہجرت کر جاتے۔ اور تجارتوں کو چھوڑ جاتے تھے۔ پس لوگ ان کی

حیرت انگیز قربانیوں

کو دیکھ کر ان کو پاگل کہنا شروع کر دیتے تھے۔ لیکن ہماری جماعت کی ابھی یہ حالت نہیں ہوئی۔ اور دنیا ابھی ہمیں پاگل اور مجنون نہیں کہتی۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ابھی ہماری قربانیاں انبیاء کی جماعتوں کے معیار کو نہیں پہنچیں۔ بے شک بعض افراد نے شاندار قربانیاں پیش کی ہیں۔ اور ہم ان کی قربانیوں کا انکار نہیں کر سکتے۔ لیکن بعض افراد کا ایسی قربانیاں پیش کرنا ساری جماعت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہماری جماعت میں

ایسی قربانیاں لاکھوں کی تعداد میں

ہونی چاہئیں۔ سید عبد اللطیف شاہ صاحب شہید نے جو قربانی پیش کی ہے۔ وہ اتنی عظیم الشان ہے کہ دنیا میں ایسی قربانیاں سوائے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اور کسی نے نہیں کیں۔ وہ جب بیعت کر چکے تو انہوں نے کہنا شروع کر دیا۔ کہ میرے کان میں آواز آ رہی ہے۔ کہ تیرے ملک کو تیری قربانی کی ضرورت ہے۔ عام لوگ اس زمانہ کو اپنے خیالوں سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ابھی قربانی کا زمانہ تو بہت دور ہے لیکن سید عبد اللطیف شاہ صاحب شہید نے قادیان سے ہی کہنا شروع کر دیا۔ کہ میرا ملک

یوم التبلیغ برائے مسلم اصحاب

امسال مسلم اصحاب میں تبلیغ کرنے کے لئے یکم ستمبر ۱۹۴۶ء اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے چونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس تمام عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس دن کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے بہت جلد تیاری شروع کر دیں۔ اور کسی مزید یاددہانی کے منتظر نہ رہیں۔ (ناظر دعوت وتبلیغ)

میری جان کی قربانی

مانگ رہا ہے۔ جونہی اپنے ملک میں پہنچے۔ جاتے ہی بادشاہ کو احمدیت کا پیغام دیا۔ اور بعض کتابیں بھی مطالعہ کے لئے بھجوائیں۔ لیکن بادشاہ نے ملک کے علماء کے فرمان کے مطابق گرفتاری کا حکم دیا۔ جب گرفتاری کے لئے گورنر نے بلوایا۔ تو آپ نے بڑے شوق سے باہیں آگے کر دیں اور فرمایا مجھے تو اللہ تعالٰے نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ کہ تیرے ہاتھوں میں

سونے کے کنگن

پہنائے جائینگے۔ گرفتاری کے بعد جیسا کہ بعض معتبر اشخاص نے بیان کیا ہے۔ اور ایک اٹیلین انجنیئر نے جو افغانستان میں ملازم تھا اپنی کتاب میں بھی لکھا ہے۔ کہ سید عبداللطیف سے کہا گیا۔ کہ آپ بے شک یہی عقیدہ رکھیں۔ لیکن آپ تقیہ کر لیں۔ لیکن آپ نے جواب دیا کہ میں کیوں تقیہ کروں۔ میں تو اس وقت کا منتظر تھا۔ آپ نے ہر تجویز کو رد کر دیا۔ تو آپ کو شہید کر دیا گیا۔ یہ وہ چیز ہے۔ جسے ہم قربانی کہہ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں بھی اور باہر بھی کئی افراد نے اس قسم کی قربانیاں پیش کی ہیں۔ لیکن ضرورت تو اس بات کی ہے۔ کہ

ساری جماعت ایسی قربانیاں کرے

اور ایسی قربانیوں کے لئے تیار ہو جائے اور ہماری جماعت کے بچے جوان اور بوڑھے اور مرد اور عورتیں سب کے سب ایسی قربانیوں کے لئے تیار ہوں اسلام روپیہ کمانے اور روپیہ جمع کرنے سے نہیں روکتا۔ اسلام زمینوں کی حفاظت سے نہیں روکتا۔ لیکن اس کے ساتھ اسلام اس بات کا بھی تقاضا کرتا ہے کہ جب اسلام کیطرف سے یہ آواز بلند کی جائے۔ کہ اسلام کو تمہارے روپیہ اور تمہاری جائدادوں کی ضرورت ہے۔ تو پھر وہ چیزیں تمہاری نگاہ میں بے قدر ہو جائیں۔ اور تم بلا دریغ ضرورت اسلام کے لئے ان چیزوں کو خرچ کر دو۔ اسلام میں روپیہ جمع کرنا منع نہیں ہے حضرت ابوبکرؓ نے روپیہ جمع کیا ہوا تھا۔ تبھی تو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر جمع شدہ روپیہ گھر سے اٹھا لائے۔ اگر آپ کے پاس ہوتا ہی کچھ تو آپ لاتے کہاں سے۔ پس اسلام یہ نہیں کہتا کہ روپیہ جمع نہ کرو۔ لیکن وہ ساتھ ہی یہ بھی حکم دیتا ہے۔ کہ جب اللہ تعالٰے کیطرف سے

مالی قربانی کا مطالبہ

کیا جائے۔ تو بلا دریغ اور بلا چون وچرا اس روپے کو خدا تعالٰے کی راہ میں خرچ کر دو۔ میں دیکھتا ہوں کہ جماعت کی ترقی کے دن

قریب سے قریب تر

ہوتے جا رہے ہیں۔ اور جماعت کی ترقی ہمارے لئے قربانیوں کے مطالبہ کو زیادہ سخت کرتی جا رہی ہے۔ جماعت کو جو عظمت اور جو عزت حاصل ہوئی ہے یا جو عزت اور عظمت حاصل ہوگی۔ وہ سب

اللہ تعالٰے کے فضل کے نتیجہ میں

ہے۔ ہماری کوششوں اور قربانیوں سے نہیں ہوئی۔ باوجود اس کے کہ ہم لوگ قربانیوں میں کمزور ہیں۔ اللہ تعالٰے کے فضل سے دن بدن ہماری جماعت کی عظمت بڑھتی جاتی ہے۔ اور اب کئی ملک ایسے ہیں جو سیاسی طور پر ہماری جماعت سے خطرہ محسوس کرنے لگے ہیں۔ اور اپنے ملکوں میں

احمدیوں کو داخلے کی اجازت نہیں دیتے

چنانچہ مصر میں اب ہمارے کسی مبلغ کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اور شام کی جماعت نے کوشش کی۔ کہ وہاں جماعت کو تسلیم کیا جائے۔ تو شامی گورنمنٹ نے اس سے انکار کر دیا ہے گو ظاہر طور پر تعصب کا اظہار نہیں کیا۔ کیونکہ وہ آزاد حکومت ہے۔ اور آزاد حکومتیں یہ ظاہر نہیں کرتیں کہ وہ مذہبی تعصب کے نقطہ نگاہ سے روک رہی ہیں۔ بلکہ کئی قسم کے بہانے تراش لیتی ہیں۔ کہ پولیس کی رپورٹ ٹھیک نہیں ہے۔ یا ایسا ہی کوئی اور بہانہ بنا دیا۔ ایک اور ملک میں ہم اپنا مبلغ بھیجنے کے لئے پاسپورٹ کی کوشش کر رہے تھے۔ مگر وہاں کی گورنمنٹ نے جواب دے دیا ہے۔ کہ یہاں کے مسلمان آپ کی جماعت کا داخلہ پسند نہیں کرتے۔ اور چونکہ آپ کے مبلغ کے یہاں آنے سے

مسلمانوں کے جذبات مشتعل

ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ کو داخلے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کیا عجیب بات ہے کہ مسلمانوں کا ملک اور اس میں مسلمان کے داخلہ سے مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہوتے ہیں۔ حالانکہ اس ملک میں سینکڑوں عیسائی مشنری داخل ہو چکے ہیں۔ ان کے داخلہ سے مسلمانوں کے جذبات مشتعل نہیں ہوتے اصل بات یہ ہے کہ گورنمنٹ جانتی ہے کہ احمدی مبلغ عیسائیت کا مقابلہ کرینگے اور اس سے عیسائیت کو نقصان پہونچے گا۔ اس لئے بہتر ہے کہ اسے داخلہ کی اجازت ہی نہ دی جائے پس ایک طرف تو

حکومتوں میں یہ احساس

پیدا ہو چکا ہے۔ کہ احمدیوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کو روکنا چاہیئے۔ اور دوسری طرف عوام الناس میں بھی خاص بیداری کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ اور ہندوستان میں اور ہندوستان سے باہر بھی لوگ احمدیت کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اگر ایک طرف مخالفتیں زور پکڑ رہی ہیں۔ تو دوسری طرف عوام الناس میں بھی احمدیت کے متعلق تحقیق کی رو جاری ہے۔ اور ایک سرے سے دوسرے سرے تک اور مشرق سے مغرب تک لوگوں میں

بیداری اور توجہ کا احساس

بہت بڑھ گیا ہے: یہ دونوں باتیں بیک وقت جماعت کے لئے خطرہ معلوم ہوتی ہیں۔ کیونکہ اگر جماعت قربانی کے اعلٰے مقام پر نہ ہو۔ تو وہ

مخالفت کی شدت

کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اور خطرہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنی جگہ سے پھسل نہ جائے اسی طرح اگر لوگوں میں زیادہ بیداری پیدا ہو جائے۔ اور ہمارے پاس اتنے مبلغ نہ ہوں۔ یا اگر مبلغ تو ہوں۔ لیکن ان لوگوں کے پاس پہنچانے کے ذرائع ہمارے پاس نہ ہوں۔ تو ایسے لوگ احمدیت کو قبول بھی کر لیں۔ تو وہ احمدیت کی تعلیم سے پورے طور پر واقف نہیں ہونگے۔ اور بجائے اس کے کہ وہ احمدیت کے لئے تقویت کا موجب بنیں۔ وہ

قومی تنزل اور کمزوری کا موجب

ہونگے۔ پس حکومتوں کی مخالفت بھی خطرے کا موجب ہے۔ اور وہ ملک اور وہ علاقے جو ہمارے لئے اپنے دروازے کھول رہے ہیں۔ وہ بھی خطرے سے خالی نہیں۔ کیونکہ اگر ہم ان علاقوں کے لئے مبلغین کا انتظام نہیں کرتے۔ تو ہم خدا کے حضور کیا جواب دینگے اللہ تعالٰے فرمائے گا۔ میں نے تمہیں

اشاعت اسلام کے لئے

مقرر کیا۔ لیکن فلاں فلاں علاقے نے تم کو اپنے ملک میں تبلیغ کی دعوت دی۔ اور تم نے قبول نہ کی۔ بتاؤ اس وقت ہم کیا جواب دینگے۔ جن لوگوں نے ہمیں دعوت نہیں دی۔ اور وہ ہماری بات سننا پسند نہ کرتے تھے انکے متعلق تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم انکو سنانا چاہتے تھے لیکن انہوں نے ہماری بات ہی نہیں سنی۔ لیکن جو لوگ سننا چاہتے تھے اور ہم اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے ان تک نہیں پہنچ سکے۔ ان کے متعلق خدا کے حضور ہم کیا جواب دینگے۔ یقیناً یہ

ایک ایسا سوال

ہے۔ کہ جس کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور ہم ایسے لوگوں کے متعلق بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔ پس ہمارے دوستوں کو اپنے نفسوں کو ٹٹولنا چاہیئے اور غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا ان کا نفس

اسلام کے لئے ہر قربانی

کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں ہر ایک احمدی پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ وہ سوچے کہ اس کا نفس اسلام کے لئے قربانی کے ہر مطالبہ کو پورا کرنے میں خوشی اور انبساط محسوس کرتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ اپنے نفس کو ایسا نہیں پاتا۔ تو اسے اپنے نفس کی فکر کرنی چاہیئے۔ کہ وہ کسی وقت اسے ہلاکت کے گڑھے میں نہ گرا دے۔ جب تک ہم کلی طور پر دوسری دنیا سے

قربانیوں میں فوقیت

نہیں لے جاتے۔ اس وقت تک ہمارا اپنی منزل کے قریب پہنچنے کی خواہش کرنا بالکل عبث اور بے سود ہے۔ قربانی کے جتنے رستے اور جتنے مراحل ہیں۔ ان سب کا طے کرنا ضروری ہے۔ اور جو شخص قربانی کے ہر رستہ پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ شیطان کے آنے کے ہر رستہ کو بند کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کیونکہ شیطان کے آنے کے بھی سینکڑوں رستے ہیں۔ ان سب رستوں کو بند کرنے کے لئے مومن کا فرض ہے کہ

ہر رنگ میں قربانی

پیش کرتا جائے۔ اور شیطان کے رستہ کو مسدود کرتا جائے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر ہم پورے طور پر اپنے فرائض کو پہچانیں۔ اور احمدیت جس رنگ میں ہم سے قربانی کا مطالبہ کرتی ہے۔ ہم کرتے چلے جائیں۔ تو ہم تھوڑے سے ہی عرصہ میں اپنے آپ کو اس مقام پر پائیں گے۔ جو

دنیا کو محوِ حیرت

بنا دے گا۔ لیکن یہ چیز صرف باتوں اور منہ کی لاف و گزاف سے نہیں حاصل ہو سکتی بلکہ اپنے آپکو تکلیف میں ڈالنے سے حاصل ہوگی۔ پس آج

جماعت پر نازک وقت

آگیا ہے۔ اور ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے نفس کو ٹٹولے۔ اور اپنے نفس کا بحیثیت قاضی کے محاسبہ کرے۔ اگر اس میں کمزوری اور غفلت پائے۔ تو اسے مجرم قرار دیتے ہوئے اسکی اصلاح کی کوشش کرے۔ جس شخص نے باوجود اپنے نفس کے مجرم ہونے کے اسے بری قرار دیا۔ وہ خدا کے سامنے جوابدہ ہوگا۔ کیونکہ جس طرح ایک چور مجرم ہے۔ اسی طرح وہ جج بھی

خدا تعالےٰ کا مجرم

ہے جو ایک چور کو چور سمجھتے ہوئے بری قرار دیتا ہے۔ جس طرح ایک خائن مجرم ہے۔ اسی طرح وہ جج بھی خدا تعالےٰ کے نزدیک مجرم ہے۔ جو ایک خائن کو خائن سمجھتے ہوئے بری قرار دیتا ہے۔ پس جس شخص نے اپنے نفس کو ٹٹولنے کے بعد باوجود اسے مجرم پانے کے اس کے حق میں فیصلہ دیا۔ اور اصلاح کی طرف قدم نہ اٹھایا۔ تو اس نے توبہ کا دروازہ اپنے اوپر خود بند کیا۔ لیکن جس شخص نے اپنے

نفس کے خلاف

فیصلہ دیا۔ اور اسے مجرم گردانا۔ تو اس کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ پس اپنے نفسوں کا اسی طرح محاسبہ کرو۔ جس طرح ایک دکاندار ہر شام کو اپنی بکری کا حساب کرتا ہے۔ اپنے نفسوں کو قربانیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ تیار کرو۔ کیونکہ تیاری کے بغیر انسان کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اگر تم اپنے نفسوں کو

قربانیوں کے لئے تیار

نہیں کروگے۔ تو تم وہ کام نہیں کر سکتے جو خدا تعالےٰ نے تمہارے سپرد کیا ہے۔

احمدیہ مشن لیگوس کے ایمان افروز حالات

احمدی مبلغین کی راہ میں شدید مشکلات

تحریک جدید کے مجاہد مکرم مولوی بشارت احمد صاحب امروہوی نے لیگوس سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا۔ جس میں اپنے سفر کے حالات بھی درج کئے ہیں۔ یہ سفر انہوں نے خشکی کے راستہ کیا تھا۔ ان حالات کے مطالعہ سے احباب اس امر کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ ہمارے مجاہد بھائیوں کو کیسی مشکلات میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اور اس لئے تمام مجاہدین کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں بالخصوص رمضان مبارک ایام میں۔ (ایڈیٹر)

مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ

لیگوس مشن ہاؤس قریباً مکمل ہو گیا ہے۔ مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم نقل مکانی کر رہے ہیں۔ یہ مکان نہایت ہی عمدہ بنایا گیا ہے۔ حتی الوسع ہر ضرورت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس کی تین منزلیں ہیں۔ نہایت عمدہ موقع پر واقع ہے۔ یہ بازار بھی تجارتی ہے۔ اور مسجد کے بھی قریب ہے۔ یہاں کے مکانوں کے کرایہ جات اور مکان کی عمدگی سے یہ اندازہ ہوتا ہے۔ کہ اگر اسکی کوئی بھی منزل کرایہ پر دی جائے۔ تو چند سالوں میں ہی ساری قیمت مکان کی وصول ہو سکتی ہے۔ مولا کریم حضور کے غلاموں کو توفیق دے کہ وہ جہاں کہیں جائیں۔ اسکی توفیق سے احمدیہ مراکز قائم کریں۔ اور ایسی ہی شاندار عمارتیں تعمیر کریں۔ تا سلسلہ کا وقار بھی قائم ہو۔ لیگوس کی جماعت نہایت منظم ہے۔ جماعت میں تمام عہدیدار ہیں۔ ہر ایک اپنا کام ذمہ داری سے کرتا ہے۔ حکیم صاحب کی کڑی نگرانی اور ہر روز کی اصلاح ان کو سست نہیں ہونے دیتی ان کا ہفتہ مختلف کاموں میں منقسم ہے۔ بچوں اور عورتوں میں درس۔ بچوں کی ہر روز کی تعلیم۔ قرآن کریم کا درس۔ قرآن کریم کے اسباق۔ ترجمہ۔ تفسیر۔ عربی تعلیم پبلک جلسہ۔ ہفتہ میں دو بار شہر کی مختلف سمتوں میں پبلک جلسہ ہوتا ہے۔ حکیم صاحب انگریزی میں تقریر کرتے ہیں۔ اور مقامی آدمی یوربا میں اس کا ترجمہ کرتا ہے۔ جماعت کا ہر بڑا، چھوٹا، مرد، عورت۔ تعلیم۔ درس اور جلسہ میں شریک ہوتا ہے۔ جماعت کی میٹنگیں ہوتی ہیں۔ مقامی معاملوں پر دیر تک بحث تمحیص ہوتی رہتی ہے۔ راستہ بہت دشوار گذار ہے۔ میرے ہم سفر مولوی بشارت احمد صاحب بشیر بیمار رہے وہ تو جہاز میں ہی بیمار ہو گئے تھے۔ کسی قدر خوراک بھی ناقص تھی۔ لاری کے سفر میں بھی بیمار رہے۔ میڈگری میں تو ان کو بہت تیز بخار ہو گیا تھا۔ لیگوس پہنچ کر ہم دونوں بیمار ہو گئے۔ حکیم صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ پہلے آنے والے دو تین ماہ بیمار رہتے ہیں۔ اور کہ یہ مشن ہاؤس تو ہسپتال ہی بن گیا ہے۔ ریتلا راستہ تھا بعض جگہ جنگل میں لاری ریت میں پھنس جاتی گھنٹوں اسے نکالنے پر لگ جاتے۔ رات کو کہیں جنگل میں آرام کرنے لگتے تو جانور کا خدشہ رہتا۔ قریب قریب ہو کر سوتے۔ نیند بھی آتی اور گھبراہٹ سے آنکھ بھی کھل جاتی۔ جنگلی جانور راستہ میں ملتے رہے۔ ایک لمبی مسافت کے بعد کوئی بستی آجاتی۔ یا چند جھونپڑیاں جہاں سے اشد ضرورت اور سخت بھوک پیاس کے باعث کوئی شے خریدنے لگتے یا چائے پیتے۔ تو وہ ہم سے کچھ زیادہ ہی وصول کرتے۔ سکوں کا بھی پتہ نہ لگتا دوسرے وہ کہتے ہم تو غریب مفلس ہیں اور تم لوگ بہت ہی مالدار ہو۔ اس جنگل میں ہماری گزران تم ہی جیسے لوگوں پر ہے جنگل اتنے گھنے تھے۔ کہ کئی مرتبہ جبکہ ہمیں لاری کے اوپر بیٹھنا پڑا۔ تو درختوں کی شاخوں کے ٹکراؤ سے زخمی ہو جاتے۔ کپڑے پھٹ جاتے۔ درختوں کی شاخیں ہمارے منہ پر پڑتیں ان لوگوں کا طریق ہے کہ یہ سامان سے لاری بھر لیتے ہیں۔ ٹرک کی قسم کی لاری ہوتی ہے۔ اصل میں تو سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ لاتے اور لیجاتے ہیں۔ یہی ان کا اصل کام ہے۔ بطور زائد چیز مسافر لے لیتے ہیں۔ جن کو سامان کے اوپر بہت اوپر بٹھلا دیتے ہیں۔ یہاں سے اکثر لوگ گر پڑتے اور بری طرح زخمی ہو جاتے ہیں۔ جیسے جو سوڈان کا آخری

ہر احمدی سمجھ لے کہ اسے خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینا ہے

فرمایا! "اگر واقعہ میں ہم محبت کی حقیقت کو سمجھیں۔ اگر ہم قطعی طور پر اس نتیجہ پر پہنچ جائیں۔ کہ یہ دنیا کفر کی دنیا ہے۔ یہ آزمائش کی دنیا ہے۔ تو خدا کے لئے موت کو قبول کرنا ہمارے لئے بالکل آسان ہو جاتا ہے۔ اور بڑی سے بڑی قربانی بھی ہماری نگاہوں میں ہیچ ہو جاتی ہے۔ اس وقت یہ خیال ایک مومن کے دل میں نہیں آتا۔ اور نہیں آنا چاہیئے۔ کہ میری قربانیوں کا کیا نتیجہ نکلا۔ کیونکہ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ ہماری قربانیوں کا کوئی نتیجہ نکلتا ہے یا نہیں۔ ہمارے سامنے صرف ایک ہی مقصد ہونا چاہیئے۔ کہ ہم نے اسلام کے اعلاء اور خدا تعالیٰ کی محبت اور اسکی رضا کے حصول کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینا ہے"

تحریک جدید کا جہاد اسی غرض اور مقصد کے لئے ہے۔ وہ جنہوں نے تحریک جدید کے جہاد میں دفتر اول کے بارھویں سال میں یا دفتر دوم کے سال دوم میں وعدہ کیا وہ اپنے وعدے اس لئے جلد تر پورے کریں۔ کہ واقفین تحریک جدید جو سر بکف میدان جہاد میں مصروف عمل ہیں۔ ان کے لئے کچھ سامان تبلیغ بھیجا جائے۔ پس آپ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے وعدہ کی رقم جلد تر ادا کریں اگر آپ ۲۹ رمضان المبارک تک ادا کر دیں۔ تو آپ کا نام ۲۹ رمضان المبارک کو حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش ہوگا۔ لیکن آپ جو رقم ارسال فرمادیں اس میں تفصیل ضرور ہو۔ تا آپ کا نام پیش ہو جائے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

شہر سے روانہ ہوئے تو ہمیں راستہ میں بارش آ گئی۔ جس کی وجہ سے بڑی ہی پریشانی ہوئی۔ لاری کو کئی روز راستہ میں ہی لگ گئے۔ پانی سے گذرنا دشوار ہو نا مشین فیل ہو ہو جاتی۔ ہر آبادی میں اتر کر ہمیں پاسپورٹ لے کر پولیس کے پاس جانا پڑتا۔ ہر جگہ اپنا سامان کھول کر یہاں تک کہ بستر ے کی بھی ایک ایک چیز جھاڑ کر دکھانی پڑتی۔ جب فرنچ علاقہ میں داخل ہوئے تو فرنچ گورنمنٹ پہلی چوکی پر ٹھہر کر علاوہ پاسپورٹ اور سامان دکھانے کی مصیبت کے ایک ٹیکہ کی مصیبت بھی پیش آئی۔ یہ ٹیکہ سوزاک کا ہوتا ہے۔ ہر مرد عورت بوڑھے۔ بچہ کو کرتے ہیں۔ اس کے بغیر گذرنے کی اجازت نہیں۔ ٹیکہ کرنے کا جو طریق ہے اس سے کئی سو درجہ بہتر ہمارے ہندوستان میں مویشیوں کو ٹیکہ کرنیکا طریق ہو گا۔ نہایت بے رحمی سے ٹیکہ کی پچکاری کی اگلی سوئی پہلے بدن میں گھونپ دیتے ہیں۔ تمام مسافر مرد و عورت کو ایک لائن میں کھڑا کر کے ان کے کپڑے اتروا دیتے ہیں۔ اور ہر ایک کے ایک ایک سوئی گھونپ دیتے ہیں۔ اس کے بعد پچکاری میں دوائی بھر کر اس گھونپی ہوئی سوئی پر فٹ کرتے ہیں۔ پھر جھٹکہ دیتے ہوئے دوائی اندر داخل کرتے ہیں۔ مسافر زخمی ہو جاتا ہے اور کئی کئی دن بخار رہتا ہے۔ کوئی بھی اس سے مستثنے نہیں کیا جاتا۔ ٹیکہ کرنے والے دیہاتی جنگلی۔ ناتجربہ کار لڑکے ہی دیکھنے میں آئے ہیں۔ کسی سے کسی شخص یا سرٹیفکیٹ کا پتہ معلوم کیا تو اس کو آٹھ دس کرنے دینے پڑ جاتے اس کے بغیر رہائی نہ ہوتی۔ پورٹ سوڈان جب اترے تو ہوٹل میں جگہ نہ ملی۔ وہ تین ہوٹل ہیں۔ باری باری ہر ایک میں گئے مگر کہیں جگہ نہ ملی۔ آخر ایک ہوٹل والے پر زور دیا تو اس نے کہا اگر رات کو صحن میں گذارہ کر لو۔ اور دن کو بھی باہر آرام کرو تو ٹھہر جائیے۔ ناچار اسی طرح کرنا پڑا۔ لیکن ہوٹل فیس اس نے پوری چارج کی۔ یہاں سے ہفتہ میں ایک بار گاڑی خرطوم جاتی ہے۔ اور اگر بارش ہو جائے تو پندرہ بیس بلکہ ایک ایک ماہ کے بعد جاتی ہے۔ دو تین روز کے قیام کے بعد جب گاڑی جانے لگی تو ہم گاڑی پر گئے۔ تھرڈ کلاس کا ٹکٹ لیا (یہاں فورتھ کلاس بھی ہوتی ہے) لیکن اتنا اژدہام تھا کہ ہمیں راستہ میں بھی جگہ نہ ملی۔ گاڑی میں علیحدہ علیحدہ کمرے بنے ہوتے ہیں۔ راستہ گذرنے کا ایک طرف ہوتا ہے۔ چنانچہ افسران ریلوے نے ہمارا سامان اتروا کر نیچے ڈلوا دیا۔ اور کہا دوسرے ہفتہ آنا۔ مجبوراً ہمیں سیکنڈ کلاس ٹکٹ خریدنی پڑی۔ اس طرح اس سفر میں ہر قدم پر زیادہ خرچ اور پریشانی ہی رہی ٭

ریویو | اچھوتوں کے متعلق مفید لٹریچر

آج کل مسلمانوں میں یہ خیال رواج پاتا جا رہا ہے کہ اچھوتوں کے ساتھ ہمدردی کرنا اور انہیں اپنے ساتھ ملانا چاہیئے اور بعض اچھوت لیڈروں کی طرف سے بھی اس قسم کے خیالات کا اظہار ہوا ہے کہ اگر ہندوؤں نے ان کو مجلسی حقوق نہ دیئے تو وہ اسلام قبول کر لیں گے یہ تحریک ہر نقطۂ نگاہ سے اس قابل ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ تقویت دی جائے۔ اور اس کو تقویت دینے کے لئے مکرم ملک فضل حسین صاحب کا مہیا کردہ لٹریچر نہایت ہی کار آمد حربہ ہے۔ "اچھوتوں کی درد بھری کہانیاں" کے عنوان سے جو رسالہ ہے اس میں غیر ملکی سیاحوں اور دس معروف جرنلسٹوں کی کہانیوں سے اس مظلوم طبقہ کی حالت زار کا صحیح فوٹو پیش کیا گیا ہے اس سلسلہ کی دوسری کڑی "اچھوتوں کی حالت زار" میں اس کو عیاں کرنے والے پورے ایک سو ایک ایسے واقعات درج کئے گئے ہیں۔ نیز بتایا گیا ہے۔ کہ ہندوؤں سے اچھوتوں کو کسی بھلائی کی کوئی امید رکھنی ہی نہیں چاہیئے۔ کیونکہ وہ اپنی مذہبی تعلیم کی بناء پر ان کے ساتھ انتہائی بدسلوکی کرنے پر مجبور ہیں۔ اور اس کی تائید میں ہندوؤں کے مسلمہ مذہبی لیڈروں کے فتاوی اور فیصلے درج کئے گئے ہیں۔ اور تیسرے حصہ یعنی وید شاستر اور اچھوت ادھار میں ویدوں۔ شاستروں سوامی دیانند جی اور ان کے متبعین کی تحریروں سے ساڑھے تین سو ایسے حوالجات جمع کئے گئے ہیں جن سے ثابت ہے کہ سناتن دھرمی اور آریہ سماجی مسلمات کی رو سے اچھوت ہندوؤں میں رہ کر مساوی حقوق ہرگز حاصل نہیں کر سکتے۔ اور ہندو معززین کی تحریریں اس بارہ میں نقل کی گئی ہیں کہ مساوات کا حقیقی علمبردار اسلام ہی ہے۔ ہر رسالہ کا حجم قریباً ایک سو صفحات اور قیمت صرف ۸؍ ہے۔ اس نہایت ہی ضروری تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان خود بھی ان کا مطالعہ کریں اور اچھوتوں کو بھی کرائیں مسلم لیگی لیڈروں میں آج اچھوتوں کو ساتھ ملا کر اپنی تحریک کو چلانے کا خیال پیدا ہو رہا ہے۔ مگر مرکز احمدیت سے یہ آواز آج سے بہت عرصہ قبل اٹھائی گئی تھی۔ احمدی دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے غیر احمدی دوستوں اور بالخصوص مسلم لیگ کے ورکروں تک ان رسائل کو پہنچائیں۔

کیا ہی اچھا ہو کہ ان رسائل کا انگریزی کے علاوہ ہندی اور بعض دیگر مقامی زبانوں میں ترجمہ ہو جائے تا اچھوتوں میں ان خیالات کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو سکے۔

ملنے کا پتہ دفتر نشر و اشاعت قادیان

جماعت احمدیہ لنڈن کی قرار داد تعزیت

لنڈن ۲۰ ماہ اگست۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ لنڈن جناب شیخ ناصر احمد صاحب مجاہد لنڈن کے چھوٹے بھائی منیر احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر نہایت افسوس اور غم کا اظہار کرتی ہے۔ اور عزیز مرحوم کی والدہ محترمہ اور والد بزرگوار جناب ڈاکٹر احمد الدین صاحب کنری سندھ اور باقی تمام خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا گیا۔ احباب بلندی درجات و مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

چندہ سالانہ اجتماع

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو اس سے قبل مختلف طریق پر اطلاع دی جا چکی ہے کہ سالانہ اجتماع ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ حسب سابق اجتماع کے اخراجات کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی خادم چندہ اجتماع مقرر کیا گیا ہے۔ اجتماع سے کافی عرصہ قبل روپیہ آ جانے سے ضروریات کی خرید اور مناسب تیاری میں سہولت ہوتی ہے۔ اس لئے بار بار اعلانات اور خطوط کے ذریعہ تاکید کی جاتی رہی ہے۔ کہ مجالس جلد از جلد چندہ اجتماع وصول کر کے بھجوا دیں۔ لیکن ابھی تک بہت ہی کم مجالس کی طرف سے یہ چندہ موصول ہوا ہے۔ ممکن ہے ڈاکخانہ کی ہڑتال کی وجہ سے چندہ مرکز میں نہ پہنچ سکا ہو۔ مگر اب تو ہڑتال بھی ختم ہو چکی ہے۔

قائدین مجالس اس طرف فوری توجہ کریں۔ یہ چندہ ہر رکن کے لئے ضروری ہے جس قدر جلد چندہ مرکز میں آئے گا مرکز اسی قدر زیادہ سہولت اور اطمینان سے انتظامات کر سکے گا۔ چندہ براہ راست مرکز میں بھیجا جائے۔ خاکسار مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

یوم التبلیغ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۴۶ء کیلئے لٹریچر

مندرجہ ذیل لٹریچر یوم التبلیغ مورخہ یکم ستمبر ۴۶ء کیلئے مہیا کیا گیا ہے۔ چونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے، بہت جلدی منگوا لیجئے:-

ٹریکٹ:- (۱) غذائے ایمان تصنیف لطیف سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (۲) آیت خاتم النبیین کی صحیح تفسیر (۳) علماء اور مولوی صاحبان سے چند دریافت طلب امور (۴) ملت اسلامیہ کے تنزل کے اسباب مسلمانوں کی موجودہ مشکلات کا حل۔ مندرجہ بالا چاروں ٹریکٹ دو روپے آٹھ آنے فی سینکڑہ کے حساب سے طلب فرمائیں۔

رسائل و کتب:- (۱) نجم الہدیٰ تصنیف لطیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قیمت ۴ر فی نسخہ (۲) دعوت نامہ بخدمت جمیع علماء کرام و صوفیائے عظام و دیگر ہمدردان اسلام قیمت ۴ر فی نسخہ (۳) خلافت ثانیہ کا عہد مبارک تمام دنیا میں تبلیغ اسلام (باتصویر) قیمت ۲ر فی نسخہ (۴) برکات خلافت۔ از جناب مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان قیمت [illegible] فی نسخہ (۵) موعود اقوام عالم (اس میں تمام قوموں کے رشیوں۔ منیوں۔ اوتاروں پیشواؤں اور نبیوں کی آج سے ہزاروں سال قبل کی بیان کردہ سینکڑوں پیشگوئیوں کا آنے والے موعود کے حالات۔ نشانات زمانہ اور علامات کے متعلق پورا ہونا دکھلایا گیا ہے) قیمت فی نسخہ کاغذ ادنیٰ خاکی ۱۲/ کاغذ درمیانہ ایک روپیہ آٹھ آنے کاغذ اعلیٰ گلابی و سفید چکنا پیپر دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:- دفتر نشر و اشاعت قادیان۔ پنجاب

نظام نو انگریزی پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا

دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا

اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا گذشتہ موجودہ اور مستقبل بتلایا گیا ہے اور دوسرے ایسے تبلیغی مضامین کا اضافہ کیا گیا ہے جس سے تمام جہان کے انگریزی دان پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت و فوقیت ظاہر ہو سکتی ہے۔ قیمت چار آنے۔ ایک روپیہ کے پانچ مع محصول ڈاک

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

عرق نور رجسٹرڈ

ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد دل۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن یرقان کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیقاعدگی کو دور کرکے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کرکے قوت بخشتا ہے۔

عرق نور عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کرکے قابل اولاد بناتا ہے بانجھ پن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔ نوٹ: عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کیلئے مخصوص نہیں بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپیہ صرف علاوہ محصولڈاک

المشتہر: ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب
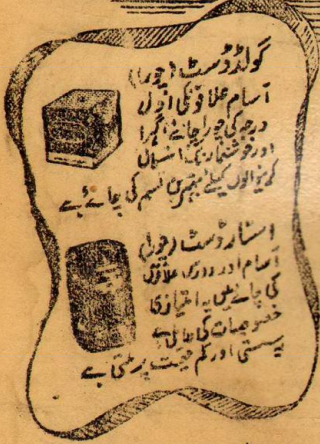
پُرہجوم ہوٹلوں، بازاروں، مہمان خانوں میں کیتلی کا پانی ہمیشہ اُبلتا رہتا ہے۔ چائے ہر وقت تیار ہے صرف ایک لمحہ کی اطلاع پر حاضر ہو سکتی ہے۔

فوری اور کم خرچ چائے نوشی کیلئے اصفہانی کی گولڈ ڈسٹ اور اسٹار ڈسٹ چائے مناسب وموزوں اقسام کی ہیں اور مناسب قیمت پڑتی ہیں۔

گولڈ ڈسٹ اور اسٹار ڈسٹ چائے

اصفہانی

بہترین چائے کا جائع

ایم۔ ایم۔ اصفہانی۔ لیمیٹڈ۔ کلکتہ

شباکن وشفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لاکر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بد اثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دیجائے تو انکو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت ہوتے ہیں اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کیساتھ دینے سے خدا تعالےٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت یکصد قرص شباکن عہ اور پچاس قرص عہ شفائی درجن ۸ علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ } دواخانہ خدمت خلق قادیان

درخواست دُعا

میرے والد بزرگوار حضرت مولوی قطب الدین صاحب حکیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے ہیں کئی سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں میرے بھائی کیپٹن محمد یوسف صاحب نئی دہلی کی اہلیہ صاحبہ کی طبیعت بھی خراب رہتی ہے میرا لڑکا محمد داؤد عرصہ دو سال سے بعارضہ تپدق بیمار ہے۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار محمد اسمٰعیل ابن مولوی قطب الدین صاحب حکیم

جائداد کی خرید وفروخت کے متعلق مجھ سے خط وکتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ۔ قریشی منزل دارالعلوم قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۰ اگست۔ کل برطانوی وزارت فلسطین پر برطانوی انتداب کو ترک کر دینے کے مسئلہ پر غور کرے گی۔ کئی برطانوی وزراء نے اس تجویز کی حمایت کی ہے۔ لیکن چند وزراء اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۰ اگست امریکہ نے روس کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ درہ دانیال پر اس کے فوجی اقتدار کی تائید نہیں کر سکتا لیکن وہ ایک ایسی انٹرنیشنل کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے تیار ہے جو درہ دانیال کے کنٹرول پر نظر ثانی کرنے کے لئے بلائی جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور فرانس بھی اس سلسلے میں امریکہ کے ساتھ متفق ہیں۔

شملہ ۲۰ اگست پنجاب کے وزراء نے اس خبر کی تردید کر دی کہ ملک سر خضر حیات خاں مرکز کی عبوری حکومت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور سر مظفر علی خاں قزلباش پنجاب کے وزیر اعظم مقرر ہوں گے۔

دہلی ۲۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ کے ہولناک فسادات نے سرکاری حلقوں اور وائٹ ہال کو بے حد متاثر کیا ہے۔ وائٹ ہال سے وائسرائے کو خاص طور پر ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مرکز میں عبوری حکومت کے سلسلہ میں جملہ اقدامات کی رفتار نرم کر دیں اور مسلم لیگ کا تعاون حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ چنانچہ وائسرائے نے مسٹر جناح کو ملاقات کی دعوت دیدی ہے۔

نئی دہلی ۲۰ اگست کہا جاتا ہے کہ کانگرس کی طرف سے کوشش کی گئی تھی کہ کلکتہ کے ہولناک فساد کے پیش نظر وائسرائے وزارت بنگال کو معطل کر دے۔ لیکن گورنر بنگال نے وائسرائے کو متنبہ کیا ہے کہ ایسا اقدام صوبے کے امن و امان کو تباہ کر دے گا۔

بیت المقدس ۲۰ اگست ہر لمحہ یہودی دہشت پسندوں کی طرف سے حملہ کر دیئے کا خدشہ ہے۔ چنانچہ برطانوی فوجیں متوقع حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گئی ہیں۔

نئی دہلی ۲۱ اگست پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس نے آج عارضی گورنمنٹ کے ممبروں کے ناموں کی فہرست وائسرائے کو دیدی ہے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ یہ فہرست ابھی مکمل نہیں ہے۔ اسی سلسلے میں کانگرس کی پارلیمنٹری سب کمیٹی کا جلسہ ایک گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ جس میں پنڈت نہرو بھی شریک ہوئے۔ امید ہے شام کو بھی اجلاس ہوگا۔

نئی دہلی ۲۱ اگست۔ پنڈت نہرو نے مسٹر جناح کے تازہ بیان کے جواب میں کہا یہ غلط ہے کہ میں نے مستقل سکیم کے متعلق ان سے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اسی طرح یہ الزام بھی غلط ہے کہ کانگرس نے اقلیتوں کو ڈرانے دھمکانے کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے کانگرس ہمیشہ مسٹر جناح کا تعاون حاصل کرنے کی خواہشمند رہی ہے۔ وہ ہرگز مسلم لیگ کو دبانے کی خاطر برطانوی فوج کو استعمال کرنا نہیں چاہتی اس کا تو یہ مطالبہ ہے کہ برطانوی فوج ہندوستان سے فوراً نکال دی جائے۔

امرتسر ۲۱ اگست سکھ پنتھک بورڈ کے صدر سردار نرنجن سنگھ گل نے مسٹر جناح کے بیان کا ذکر کرتے ہوئے کہا سکھ چاہتے ہیں کہ پنجاب پر کسی ایک فرقہ کو چھا جانے کا موقع نہ ملے۔ اسی لئے وہ پاکستان کی مخالفت کرتے ہیں کیونکہ پاکستان کا مطالبہ دراصل اسلامی راج قائم کرنے کے مترادف ہے

پیرس ۲۱ اگست سر خضر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب آج پیرس سے لنڈن روانہ ہو گئے امید ہے آپ جلدی ہی ہندوستان روانہ ہو جائیں گے۔

بٹاویہ ۲۱ اگست سلطان شہریار نے ایک بیان میں کہا۔ ہمارے تعلقات ڈچ گورنمنٹ کے ساتھ روز بروز خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ ڈچ افسروں کا رویہ پُر امید ہے۔

لنڈن ۲۱ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ چھ ماہ میں آسٹریلیا نے دو لاکھ ساٹھ ہزار ٹن گیہوں اور ایک لاکھ بیس ہزار ٹن آٹا دیگر ممالک کے لئے مہیا کیا ہے۔ اس میں سے زیادہ حصہ ہندوستان نے حاصل کیا ہے

پیرس ۲۱ اگست۔ آج صلح کانفرنس کا کھلا اجلاس شروع ہوا۔ البانیہ کے نمائندہ نے تقریر کی۔ اور اپنے ملک کی رائے سے آگاہ کیا۔ امید ہے۔ کہ کانفرنس بہت جلد ٹھوس کام شروع کر دے گی۔ صلح کے معاہدہ کے سلسلے میں کمیشن مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ کل سے کام شروع کر دیں گے۔

نئی دہلی ۲۱ اگست۔ سندھ کے نیشلسٹ مسلمان حاجی مولا بخش نے مولانا ابو الکلام آزاد سے ملاقات کی اور سندھ کی وزارتی صورت حالات سے انہیں آگاہ کیا۔

جے پور ۲۱ اگست۔ ریاست جے پور کی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا عوام کی ہر قسم کی ترقی کے لئے ایک وسیع سکیم تیار کی گئی ہے۔ جس کے ذریعے سے لوگوں کی بہت سی مشکلات دور ہو جائیں گی۔

گیا ۲۱ اگست: شہر میں چھرا گھونپنے کی کچھ وارداتیں ہو رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے

ناگپور ۲۱ اگست۔ فرقہ وارانہ تعلقات کی کشیدگی کی وجہ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہتھیار لیکر چلنے کی ممانعت کر دی ہے۔

امرتسر ۲۰ اگست سونا ۰/۹۸ چاندی ۱۶۲/-/- پونڈ ۶۵/۰/-

لائلپور ۲۰ اگست۔ گندم ورڈ ۹/۱۰/- گندم فارم ۹/۱۲/- گڑ ۲۳/۸/- تا ۲۷/-/- شکر ... دیسی گھی ۲۴/-/- تا ۲۶/-/- ... ۱۹۰